فرماتے ہیں ﴿ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ﴾ (سورة الانعام: ١٦٠)۔

یعنی جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا، اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ الحمد لله علی ذلک

سوال ٦: کیا بھینس کو فقہ حنفی نے حلال کیا ہے؟ السائل: حبیب اللہ کوہاٹ

جواب: اس دور میں بعض جاہلوں سے یہ بات سنائی دیتی ہے، کہ قرآن و حدیث میں بھینس کو حلال نہیں کہا گیا۔ ہماری فقہ نے اس کو حلال قرار دیا ہے جب کہ حلال و حرام کا اختیار تو نبی کریم ﷺ کے پاس بھی نہیں تھا، فقہ کو یہ اختیار کس نے دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ (سورۃ النحل: ١١٦) میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ولا تقولوا لما تصف السنتكم الكذب هذا حلال و هذا حرام لیفتروا علی الله الكذب ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون ﴾ "کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو، کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں"۔

واضح رہے کہ ہمارے امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کامل و اکمل شریعت لے کر آئے۔ آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے حلال و حرام کے بارے میں جامع اصول بیان کر دیئے ہیں۔ جن کی روشنی میں ہم کسی چیز کے حلال و حرام ہونے کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

١۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿احلت لكم بهيمة الانعام﴾ "تمہارے لیے مویشی چوپائے حلال کئے گئے ہیں" (سورۃ المائدہ: ١) جو جانور "ذوناب" اور جو پرندے "ذومخلب" نہیں ہیں وہ سب حلال ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں حنفیوں کے "مفتی اعظم پاکستان" مفتی محمد شفیع حنفی دیوبندی لکھتے ہیں:

"اور لفظِ "انعام" نعم کی جمع ہے، پالتو جانور جیسے اونٹ، گائے، بھینس، بکری وغیرہ جن کی آٹھ قسمیں سورۃ انعام میں بیان فرمائی گئی ہیں، ان کو انعام کہا جاتا ہے۔ بہیمہ کا لفظ عام تھا "انعام" کے لفظ نے اسکو خاص کر دیا۔ مراد آیت کی یہ ہوگی کہ گھریلو جانوروں کی آٹھ قسمیں، تمہارے لیے حلال کر دی گئیں۔ لفظ "عقود" کے تحت ابھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ تمام معاہدات داخل ہیں، ان میں سے ایک معاہدہ وہ بھی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے حلال و حرام کی پابندی کے متعلق لیا ہے۔ اس جملہ میں اس خاص معاہدہ کا بیان آیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اونٹ بکری، گائے، بھینس وغیرہ کو حلال کر دیا ہے۔ ان کو شرعی قاعدہ کے موافق ذبح کر کے کھا سکتے ہیں"۔

(معارف القرآن: ٣/ ١٣) از مفتی محمد شفیع حنفی دیوبندی

دیکھئے مفتی صاحب تو بھینس کی حلت قرآن سے ثابت کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بھینس کو حلال قرار دیا ہے۔

۲۔ بھینس کے بارے میں شریعت نے خاموشی اختیار کی ہے، اور اس کی حرمت یعنی حرام ہونے پر نص قائم نہیں کی ہے، لہذا یہ حلال ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے، حضرت ابو درداء مرفوع بیان کرتے ہیں "ما احل الله فی کتابه فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سکت عنه فهو عافیته فاقبلوا من الله عافیته، فان الله لم یکن نسیا، ثم تلا هذه الایة ﴿وما کان ربک نسیا﴾"

"جو اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے، وہ حلال ہے۔ اور جو حرام قرار دیا ہے، وہ حرام ہے۔ اور جس پر خاموشی اختیار کی ہے، وہ اس کی طرف سے معافی ہے۔ پس تم اللہ تعالی کی طرف سے اس کی معافی قبول کرو، بے شک اللہ تعالی بھولا نہیں ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وما کان ربک نسیا﴾ "تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے" (سنن کبری للبیهقي : ۱۰/ ۱۲) (مستدرک حاکم : ۲/ ۳۷۵) (سنن دار قطنی : ۲/ ۱۳۷) امام حاکم نے اس کو "صحیح" کہا ہے۔ واقرہ الذهبی وسکت علیہ الحافظ فی "الفتح" ۱۳/ ۲۶۶)

امام بزارؒ فرماتے ہیں۔ "اسنادہ صالح" (شرح الاربعین لابن رجب : ۲۰۰) حافظ ہیثمیؒ فرماتے ہیں "اس کو امام بزارؒ نے اور امام طبرانی نے اپنی کبیر میں روایت کیا ہے اس کی سند "حسن" ہے۔ اور راویوں کی توثیق بیان کی گئی ہے" (مجمع الزوائد : ۱/ ۱۷۱) اور فرماتے ہیں "اس کو امام بزار نے روایت کیا ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔" (مجمع الزوائد : ۷/ ۵۵) محدث ناصر الدین البانی حفظہ اللہ تعالی نے بھی اس کو "حسن" کہا ہے۔ (غایۃ المرام فی تخریج احادیث الحلال والحرام : ۱۴)

یعنی جو چیز حلال کرنے کے مناسب اور لائق تھی اس کا حلال ہونا بیان کر دیا ہے۔ اور جو چیز حرام کرنے کے لائق تھی اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور وہ چیز جس پر اللہ تعالی نے خاموشی اختیار کی ہے، وہ معاف ہے، یعنی وہ حلال سمجھی جائے گی، جب تک اس کی حرمت پر دلیل وارد نہیں ہو جاتی۔

بھینس کے بارے میں شریعت خاموش ہے، حرمت پر دلیل بھی نہیں ہے، لہذا حلال ہے۔

۳۔ حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں :

"ان النبی ﷺ قال : ان اعظم المسلمین جرما من سأل عن شیء لم یحرم فحرم من أجل مسألته" یعنی : "نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں سے سب سے بڑا جرم کے اعتبار سے وہ شخص ہے، جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا، جو حرام نہیں تھی، اور وہ اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام ہو گئی"۔ (صحیح البخاری : ۱۳/ ۲۶۴) اس حدیث شریف سے یہ اصول اخذ ہوا کہ ہر چیز کی اصل میں اباحت اور حلت ہے، جب حرمت پر نص وارد ہو جائے گی تو وہ حرام ٹھہرے گی۔ بھینس کی حرمت پر نص وارد نہیں ہوئی ہے، لہذا وہ شریعت کی رو سے حلال ہے۔